بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۳۶/۷۱ | اتوار ۲۵ شوال ۱۴۰۲ھ، ۱۵ ظہور ۱۳۶۱ ہش، ۱۵ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۲ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور ناساز چلی آ رہی ہے۔ کمزوری میں کمی نہیں ہوتی۔
احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کے بابرکت وجود پر اپنی رحمتیں نازل کرے اور فضلوں سے معمور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

مسجد بشارت (سپین) آج کل نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ہے

تقریبِ افتتاح میں شمولیت کرنے والوں کے استقبال کی تیاریاں شروع ہو گئیں

راہ گیر اور سیاح مسجد کی خوبصورتی کی وجہ سے قریب آنے پر مجبور ہو جاتے ہیں

قرطبہ، سپین میں مقیم مبلغ سلسلہ مکرم عبدالستار صاحب نے مسجد بشارت (سپین) کے بارے میں تازہ ترین تفاصیل ارسال کی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مسجد آج کل لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ یہ سپین کی سرزمین پر قریباً ساڑھے سات سو سال کے بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو ملی ہے اور جس کا سنگِ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو رکھا تھا۔ یہ خوبصورت مسجد قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی قومی شاہراہ پر واقع ہے اور عام سطح زمین سے بلند جگہ پر تعمیر کی گئی ہے یہ مسجد دو شاہراہوں کے سنگم پر واقع ہے۔ اس طرح سے اپنی خوبصورتی اور حسن منظر کی وجہ سے یہ مسجد راہ گزاروں اور سیاحوں کو رک جانے اور مسجد کو قریب سے آ کر دیکھنے پر مجبور کرتی ہے جن کے پاس کیمرہ ہوتا ہے وہ اس کی تصاویر لیتے ہیں۔ اس طرح سے ان لوگوں کو پیغامِ حق پہنچانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

مسجد بشارت کا افتتاح انشاء اللہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو ہوگا۔ اس افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے قریباً تین ہزار احباب کی آمد متوقع ہے چنانچہ سپین مشن نے آنے والوں کے استقبال کے لئے انتظامات کی تیاری شروع کر دی ہے جو احباب یہاں آئیں گے ان کی سہولت اور راہنمائی کے لئے سپین مشن نے ایک معلوماتی چار ورقہ فولڈر شائع کیا ہے اس میں قرطبہ کے ہوٹلوں، گاڑیوں اور بسوں کے کرائے اور اوقات اور مختلف شہروں کے درمیان فاصلوں کا گوشوارہ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سپین کے موسم کے بارے میں اور بعض دیگر ضمنی معلومات دی گئی ہیں۔ یہ پمفلٹ دیگر ممالک میں موجود احمدیہ مشنوں کو فراہم کر دیا گیا ہے تاکہ احباب جماعت تقریب افتتاح میں شامل ہونے سے پہلے اس صورتحال سے آگاہ ہو جائیں

۱:۔ یوم التبلیغ:۔ ۱۴ مئی کو سپین مشن نے یوم التبلیغ منایا اور یونیورسٹی کے طلبہ اور طالبات، اہلِ علم حضرات، اور تجارت پیشہ لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ گھروں میں بھی جا جا کر لٹریچر کی تقسیم عمل میں لائی گئی۔ اس کے علاوہ زبانی بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔

۲:۔ ملاقاتیں:۔ تبلیغ کا دوسرا ذریعہ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں ہیں۔ مشن میں کئی لوگ معلومات حاصل کرنے کے لئے اور اپنے تجسس کی تسکین کے لئے آتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں مورمن فرقہ کے دو پادری جن میں سے ایک کا تعلق ہالینڈ سے اور دوسرے کا امریکہ سے ہے مشن ہاؤس آئے ان سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک دینی موضوعات پر تبادلہ خیال کر کے حق کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس طرح ۲۰ اپریل ۱۹۸۲ء کو قرطبہ کے میئر سے ان کے دفتر میں ملاقات کی گئی۔ اس موقع پر ایک گاؤں (ALAGEA) کے میئر سے بھی ملاقات ہوئی ہر دو صاحبان کو مسجد بشارت دیکھنے اور اس کی افتتاحی تقریب میں شرکت کرنے کے لئے دعوت دی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کہ وہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کے اس سب سے تابندہ نشان کو پھر سے دینِ حق کی نعمت سے مالا مال کرے اور اس ملک کے لوگوں کو اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نواز کر توحیدِ حقیقی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے تلے آنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

خصوصی درخواستِ دعا

مکرمہ و محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت المصلح الموعود کی منجھلی بیٹی سعدیہ کے ناک کا اپریشن مورخہ ۱۱ اگست کو لاہور میں امتیاز کلینک میں ہوا تھا۔ ناک میں توقع سے زیادہ خرابی نکلی ہے اور خون زیادہ بہہ گیا ہے رات ۱۲ بجے کی رپورٹ کے مطابق ناک اور گلے سے خون بہہ رہا تھا اور بخار بھی تھا۔
جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزہ سعدیہ صاحبہ کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔
نیز محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ خود بھی بعارضہ یرقان کافی بیمار ہیں ان کی جلد از جلد صحت یابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (حمید احمد کلیم پرائیویٹ سیکرٹری)

● میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں کافی علاج کروایا ہے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔
(خان محمد پاکستان چیپ بورڈ جہلم)

کوئٹہ میں احباب جماعت خیریت سے ہیں

کوئٹہ میں حالیہ قیامت خیز بارش کی وجہ سے احباب جماعت کوئٹہ کی خیریت معلوم کرنے کے لئے امیر جماعت مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کو تار دیا گیا تھا وہاں سے بذریعہ تار جواب ملا ہے کہ جملہ احباب جماعت بفضل خدا خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ
(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

علمی نشست

مکرم محترم گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل "حضرت باوا گرونانک" کے عنوان پر مورخہ ۱۹ اگست بروز جمعرات ۵½ بجے شام ایوانِ محمود میں ایک لیکچر دیں گے احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔
(مہتمم اصلاح وارشاد)

تمہاری ترقی کا ذریعہ

"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔" (کشتی نوح)

(مرسلہ مہتمم اصلاح وارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ شوال ۱۴۰۲ھ

۱۵ ظہور ۱۳۶۱ ہش

نیک ظن رکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (الحجرات: ۱۳)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں (بدظنیوں) سے بچتے رہا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

قرآنی آیات کی بہترین تفسیر سیدنا حضرت اقدس ..... کے اقوال و تحریرات ہیں۔ چنانچہ اس آیت میں بیان شدہ مضمون کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت برے برے خیالات کرتے ہیں اور نیک ظن نہیں کرتے بلکہ ایسے ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگ جاتے ہیں جو اس میں نہیں ہوتے۔ اور اگر وہی عیوب اس کی طرف منسوب کرے تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ پس اول یہ ضروری بات ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کرے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت اور انس بڑھتا ہے اور آپس میں میل جول بڑھنے سے جماعت کی قوت پیدا ہوتی ہے اور دوسروں کو نکتہ چینی کا موقعہ نہیں ملتا اور خود انسان بھی دوسرے عیوب حسد، کینہ، بغض وغیرہ سے بچا رہتا ہے ..... تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلے پر رہتے ہیں، وہ سب تمہارے سامنے ہی ہیں تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو اور ہمدردی کے کسی پہلو سے بھی ان سے دریغ نہ کرو۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۲، ۲۳)

آیت مندرجہ بالا اور حضرت اقدس ..... کا قیمتی ارشاد قومی زندگی کی ایک بہت بڑی برائی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ غالباً یہ بات دنیا بھر کے معاشروں کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ جس طرح جھوٹ اور دھوکا ایک عالمی برائی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کے بارے میں دل میں برا خیال لانا۔ اس کی طرف کسی برائی کی توقع کرنا کسی شخص کو آزمائے بغیر اس کی نیت پر شک کرنا۔ کسی معمولی سے فعل سے از خود مزید در مزید برائیاں اس کی طرف منسوب کر دینا اور شک و شبہ کی نظر سے دیکھ کر ہر شخص کو جھوٹا اور مکار سمجھنا یہ وہ باتیں ہیں جو دنیا بھر کے معاشروں میں آج قریباً ایک لازمہ کی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہے۔

اس صورت حال میں تاریخ اسلام کا ایک واقعہ نہایت ہی عجیب ہے اور دل میں ایمان کی نئی تازگی پیدا کرتا ہے۔ ایک صحابی کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ وہ کسی ایسی جگہ موجود تھے جہاں ایک شخص کے لئے قتل کی سزا تجویز کی گئی۔ یہ شخص اپنی سزا پر عمل درآمد سے قبل زندگی کی آخری مہلت چاہتا تھا تاکہ مرنے سے قبل اپنا حساب صاف کر سکے۔ مگر جس کو قتل کی سزا مل جائے اس پر کون اعتبار کرتا ہے کہ یہ شخص از خود واپس آجائے گا اور اپنی گردن جلاد کے حوالے کر دے گا۔ اس لئے عدالت نے غالباً اس شخص کو ٹالنے کے لئے کہا کہ اچھا اپنا کوئی ضامن دو کہ تم واپس آجاؤ گے۔ ورنہ ضامن کو قتل کر دیا جائے گا۔ اب اس نازک موقعہ پر کون ضمانت دیتا ـــ!

مگر وہ معاشرہ آج کا گندا معاشرہ تھا ہی نہیں وہ تو فرشتوں کی بستی تھی۔ ان میں تو ایک ایک ولی اللہ اور قطب تھا۔ اس شخص نے مجمع پر نظر ڈالی۔ ایک صحابی کی طرف اشارہ کیا کہ یہ شخص میرے ضامن ہوں گے۔ وہ صحابی فوراً مان گئے اور جب بعد میں صحابی سے پوچھا گیا کہ اگر وہ شخص واپس نہ آتا تو ـــ! صحابی نے اطمینان سے جواب دیا۔ جب اس شخص نے مجھ پر اعتبار کیا تو میں اس پر بدظنی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ شخص واپس نہ آئے گا۔

اظہارِ سپاسِ تشکّر اور درخواستِ دعا

ہمارا مونس و غمخوار، ہمارا پیارا محبوب، ہمارا عظیم آقا، ہمارا محسن اور شفیق باپ، ہمارے پیار پر خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی رضا کو ترجیح دے کر اپنے رفیقِ اعلیٰ کی آغوشِ رحمت میں ابدی نیند سو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اس سانحہ عظیمہ پر کونسی آنکھ تھی جو اشکبار نہ ہوئی۔ کونسا قلب تھا جو غمگین و بے قرار نہ ہوا کونسی زبان تھی جو آپ کے احسانات کے تذکرہ میں لب کشا نہ ہوئی۔ اس لئے کہ اس عظیم نافلۂ موعود کے احسانات کا دائرہ ہر خاص و عام، ہر امیر و غریب، ہر ملک و قوم، اپنے اور اغیار سب پر محیط تھا۔ ان احسانات کے نتیجہ میں جماعت اور غیر از جماعت احباب کو آپ سے جو والہانہ عشق اور محبت تھی اس کے آئینہ دار مختلف دیار و امصار سے آنے والے لاکھوں وفا شعاروں کے وہ بے شمار خطوط و پیغامات ہیں جنہوں نے ذاتی صدمہ سمجھتے ہوئے شدتِ غم سے نڈھال ہونے کے باوجود حضور کی جسمانی اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ الگ الگ اظہارِ تعزیت کرنا ضروری خیال کیا۔ جملہ مرکزی اداروں، روئے زمین پر پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ اور ان کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نیز احباب جماعت اور مستورات نے گہری ہمدردی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کثرت سے تعزیتی قرار دادیں تعزیتی خطوط اور تاریں ہم سب بھائیوں بہنوں اور والدہ محترمہ حضرت آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے نام ارسال فرمائی ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو یادوں کا ایک پیارا مرقع بن جائے۔ خطوط کی کثرت کے باعث فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کرنا بھی تک طبعاً محال ہے۔ لہٰذا بذریعہ الفضل ہم اپنی اور اپنی والدہ محترمہ حضرت طاہرہ صدیقہ صاحبہ کی طرف سے اپنے تمام بزرگوں، بھائیوں، بہنوں، دوستوں، بچوں اور بچیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہمارے دل ان کے لئے ممنونیت کے جذبات سے لبریز ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

صدمہ کی گہرائی غم کی شدت میں اظہارِ سپاسِ تشکر میں تاخیر کا باعث ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمیشہ آپ کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے فضلوں سے نوازے اور ہمارے پیارے امام کو اعلیٰ علیین میں اپنے قربِ خاص سے نوازے۔ اور ہمیں ان کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کے مقاصد و عزائم کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے ہمیں نوازتا رہے۔ آمین

احباب کے شکر گزار اور ان کی دعاؤں کے طالب

۱۔ مرزا انس احمد ۲۔ امۃ الشکور بیگم ۳۔ امۃ الحلیم بیگم
۴۔ مرزا فرید احمد ۵۔ مرزا لقمان احمد

میری آمد کا مقصد

سیدنا حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں:۔

"میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکی نفس کی مخالفت کا نام ہے

(مکرم غلام رسول صاحب اعوان بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخان)

بزرگوں نے کہا ہے کہ سب سے آسان دوسروں پر نکتہ چینی اور سب سے مشکل کام اپنے نفس کی اصلاح ہے اور یہ بات بالکل صحیح ہے۔ اپنے نفس کی اصلاح سب سے مشکل کام ہے دیکھو انسان کو ساٹھ ستر برس کی عمر ملتی ہے۔ لیکن وہ اتنی عمر پاکر بھی اپنے نفس کو مغلوب نہیں کر سکتا۔ خود مغلوب رہتا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ جب تک نفس کا تزکیہ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ تزکیہ نفس شرط ہے

"قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا" (القرآن)

انسانی نفس میں بہت سی بدیاں ہیں جو ہر وقت اس کو برائی کی طرف رغبت دلاتی رہتی ہیں۔ مثلاً تکبر، حسد، حرص، بدظنی، بدنظری وغیرہ۔ بدیاں اُس کے اچھے اعمال کو کھا جاتی ہیں۔ جیسے حسنات سیئات کو کھا جاتی ہیں۔ اسی طرح سیئات بھی حسنات کو کھا جاتی ہیں۔ وہ سمجھتا ہے میں نمازیں بھی پڑھتا ہوں روزے بھی رکھتا ہوں صدقہ وخیرات بھی دیتا ہوں۔ دوسرے دینی کام بھی کرتا ہوں۔ میرے اعمال محفوظ ہوں گے۔ لیکن اسے پتہ بھی نہیں لگتا کہ سب اعمال ان اخلاقِ رذیلہ کی وجہ سے مٹتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ برائیاں انہیں گھن کی طرح کھا جاتی ہیں۔ جیسے دق اندر ہی اندر انسان کو کھاتا چلا جاتا ہے۔ اور اسکی ہلاکت آفرینی کا اسے پتہ بھی نہیں لگتا۔ مثنوی رومی میں ایک حکایت ہے کہ ہم اپنے کوٹھے میں غلہ بھرتے رہے لیکن وہ بھرنے میں نہ آتا تھا۔ جب دیکھا خالی نظر آیا سوچا کوئی چوہا ہوگا جو اناج کو لے جاتا ہے۔ ہم بھرتے ہیں وہ خالی کر جاتا ہے۔ آخر کار دروازہ کھول کر دیکھا تو واقعی ایک چوہا تھا کہ اس غلہ کو کھا جاتا تھا اور کوٹھا خالی کرتا جاتا ہے۔ پس یہ چھوٹی چھوٹی بدیاں ہم میں عام ہیں۔ جنہیں ہم گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ مثلاً تکبر، غیبت۔ بدظنی، غیبت تو آج کل روزمرہ کا معمول بن گیا ہے جہاں کہیں دو چار دوست بیٹھیں گے دوسروں کے متعلق بات ہو گی۔ کسی پر تنقید ہو گی۔ کسی کی عیب جوئی ہو گی۔ کسی پر تمسخر ہو گا۔ یہ سب باتیں اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور ان سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ مگر انسان رکتا نہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی کسی دوسرے کے متعلق بری بات کرتا تو آپ اُسے روک دیتے اور فرماتے کہ اپنی کہو۔ دوسرے کے متعلق میرا سینہ صاف رہنے دو۔ یہ ہے اسوہ حسنہ جس پر ہم نے عمل کرنا ہے۔ دل اس وقت فضل کا مورد بنتا ہے جب اس میں سے اخلاقِ رذیلہ نکل جائیں۔ اور ان کی جگہ عاجزی اور فروتنی آجائے۔ سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ تزکیہ کرنا بھی ایک موت ہے جب تک کل اخلاقِ رذیلہ کو ترک نہ کیا جائے تزکیہ نفس کہاں ہو سکتا ہے۔

ایک اور برائی جو نفسِ انسانی میں پائی جاتی ہے وہ حرص اور لالچ ہے۔ اس حرص کی وجہ سے آدم بہشت سے نکلا تھا۔ وہ حرص کی وجہ سے گناہ اور نافرمانی پر جھک گیا۔ مشہور ہے کہ طمع گناہوں کی نانی ہے اور یہ ٹھیک ہے سچ پوچھیں تو اسی حرص وہوس نے دنیا کے امن کو برباد کر رکھا ہے۔ انسان جب کسی اچھے کھاتے پیتے آدمی کے رہن سہن اور اس کے ساز و سامان کو دیکھتا ہے۔ تو اس کا نفس اسے کہتا ہے۔ کیا تو انسان نہیں۔ کیا تو اس سے کم ہے تیرے پاس بھی ویسے سامان ہونے چاہئیں چنانچہ وہ ان خواہشات کی تکمیل کے لیے کوشش شروع کرتا ہے اور جب جائز وسائل سے کامیاب نہیں ہوتا تو ناجائز وسائل اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً رشوت چور بازاری۔ ملاوٹ چوری اور ڈاکے اور اس طریق سے وہ دوسروں کے حقوق مارتا ہے اور اپنا رزق حرام کر لیتا ہے اور یہ صحیح ہے کہ حرام رزق کھانے والا جنت سے محروم ہے نہ اس کی عبادت منظور ہے اور نہ دعا۔ پس وہ اس مختصر سی زندگی کے لیے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو سمیٹ لیتا ہے اور انسانیت سے گر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو معیشت کو اپنے بندوں پر تقسیم کر رکھا ہے۔ اور یہ درجہ بندی دنیا کے مفاد میں ہے۔ لیکن انسان کو اس کی حکمت سمجھ نہیں آتی۔ اہلِ اللہ نے کہا ہے کہ لالچی کو خدا پر ایمان کم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر یہ چیزیں مجھے نہ ملیں تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ پس طمع گلے کا پھندا اور پاؤں کی بیڑی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ انسان ہر بد سے بد کام اس حرص اور لالچ کی وجہ سے کرنے پر تیار ہو جاتا ہے کرایہ پر گواہ ملتے ہیں کرایہ پر ملک میں فساد پیدا کرنے والے ملتے ہیں کرایہ پر دوسروں کی جان لینے والے مل جاتے ہیں۔

یہ لطیفہ نہیں حقیقت ہے

ایک مشہور لطیفہ ہے کہ ایک نے کسی تانگے والے کو کہا کہ بھائی میرا ایک کام کر دو ۳۰ روپے دوں گی۔ کہا کیا کام ہے کہنے لگی کہ عدالت میں چل کر بیان دے دو کہ میں نے اس عورت کو طلاق دے دی ہے۔ بس اتنا کام ہے تانگے والا سوچنے لگا کہ اس میں کیا برائی ہے۔ ذرا سے بیان پر ۳۰ روپے ملتے ہیں۔ سارا دن کام کرنے سے دس روپے بھی بمشکل بنتے ہیں۔ وہ تیار ہو گیا۔ غرض ۳۰ روپے لے کر عدالت میں جا کر بیان دے دیا۔ کہ میں نے اس عورت کو طلاق دے دی ہے۔ جب وہ باہر نکلنے لگا تو عورت نے کہا حضور طلاق تو اس نے مجھے دے دی ہے۔ میرا ایک ہزار روپیہ حق مہر تو اس سے دلوایا جائے تو عدالت نے کہا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ اسے حق مہر ادا کر دو۔ یہ سن کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ نہ جائے رفتن نہ پا کر ماندن۔ اگر کہتا ہے۔ حضور میں نے جھوٹ بولا ہے۔ یہ میری عورت نہیں ہے تو غلط بیانی پر پکڑا جاتا ہے۔ اگر تسلیم کرتا ہے تو ہزار روپیہ دینا پڑتا ہے۔ سوچ کر کہنے حضور مجھے مہلت دی جائے۔ عورت نے کہا حضور یہ تو مجھے چھوڑ چلا ہے۔ یہ مجھے کب حق مہر دینے والا ہے۔ مجھے اسی وقت حق مہر دلایا جائے۔ اس کا تانگا گھوڑا باہر کھڑا ہے اسے بیچ کر حق مہر ادا کر دے چنانچہ عدالت کے حکم پر تانگا نیلام کیا گیا۔ اور اس کے آٹھ سو روپے وصول ہوئے۔ عورت نے کہا حضور مجھے ۸۰۰ روپے منظور ہیں۔ باقی معاف کرتی ہوں۔ چنانچہ ۸۰۰ روپے عورت لے کر چلی گئی۔ اور تانگے والا سر پیٹ کر رہ گیا۔ گویا تیس روپے کے لالچ نے اسے اپنی جائیداد سے بھی محروم کر دیا۔ دراصل یہ جذبہ خدا نے انسان میں امتحان کے طور پر رکھا ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کا بندہ لالچ میں پھنس کر دنیا کا بندہ بن جاتا ہے یا قناعت اختیار کر کے اپنے رب کے دیئے ہوئے رزق پر راضی رہتا ہے۔

ایک اور خطرناک برائی جو انسانی نفس میں پائی جاتی ہے۔ وہ بدنظری ہے اور یہی فسق وفجور کی جڑ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ برائی پہلے دل کی طرف آنکھوں کے راستے سے آتی ہے پھر دل اس کی تحریک کرتا ہے۔ انسان فطرتاً جمال پرست واقع ہوا ہے۔ سب سے پہلی اور بڑی کمزوری انسان کی خدا تعالیٰ نے یہ بنائی ہے کہ وہ عورت کی طرف جھکتا ہے فرمایا

زین للناس حب الشھوات من النساء۔ (القرآن)

اور عورت کی سب سے بڑی کمزوری یہ کہی ہے کہ وہ زیب وزینت کو پسند کرتی ہے اور اپنے حسن کی نمائش چاہتی ہے۔ جب ایک طرف میلان ہو۔ اور دوسری طرف دعوت نظارہ ہو تو پھر اتصال کو کون روک سکتا ہے۔ اسی لیے شریعت نے ہر انسان کو چاہے مرد ہو یا عورت کہا ہے کہ وہ نظریں نیچی رکھے۔ غیر محرم کو نہ دیکھے۔ فحاشی اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جائے۔ ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن نفس سرکش اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بدنظری کرتا رہتا ہے اور غیر محرم کو دیکھنے میں لذت اٹھاتا ہے لیکن یاد رکھو۔ کہ بدچلنی اور جنسی آوارگی کی تحریک تو نظارہ بازی سے ہوتی ہے"

چونکہ مغربی تہذیب کے زیر اثر بے پردگی عام ہو رہی ہے۔ عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط بڑھ گیا ہے اس لیے بدنظری کو اب کوئی گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ مرد سرکش ہو گیا ہے اور عورت بھی بغاوت پر آمادہ ہے سینما بینی نے معاشرہ کو گندہ کر دیا ہے۔ عفت مفقود ہے فلموں نے قومی اخلاق کو تباہ کر دیا ہے۔ حسن وعشق کے مناظر۔ عورتوں اور مردوں کا آزادانہ میل جول پھر دونوں طرف سے میک اپ۔ گھٹیا گانے اور مکالمے۔ ان سب کو لوگ دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں تفریح سمجھتے ہیں۔ گناہ نہیں سمجھتے اس معصیت سے کوئی اللہ کا بندہ بچتا ہو۔ تو ہو۔ ورنہ سب اس سیلاب کی لپیٹ میں ہیں۔ شریعت کہتی ہے کہ پہلی نظر نامحرم پر اتفاقاً پڑ جائے تو وہ معاف ہے دوسری شیطان کی ہے۔ یعنی دیکھنے والا خود شیطان ہے

اب دیکھو کہ دنیا نفس کی کتنی غلام ہو چکی ہے۔ خدا کی ناراضگی کا کچھ خیال نہیں۔ صرف نفس کی خواہشات پوری ہوں۔ حالانکہ نیکی تو نفس کی مخالفت کا نام ہے۔ جب تک اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جائے اور اس کی جگہ اخلاق فاضلہ نہ آئیں۔ دل کو پاکیزگی نہیں ملتی۔ اور جب تک دل پاک نہ ہو نجات مشکل ہے۔ نفس لذات کو چاہتا ہے اور نیکی ترکِ لذات کا نام ہے۔

حضرت اقدس کشتی نوح میں فرماتے ہیں "کہ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ خدا کے لیے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے۔ جس سے خدا ناراض ہو جائے"۔ .....

پس میرے عزیز اور بھائیو۔ تکبر کو عاجزی اور انکساری سے لالچ کو قناعت سے۔ حسد کو دل داری سے اور بغض کو عفو سے بدل دو کہ یہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اور یہی تزکیہ نفس ہے اپنے آپ کو بدنظری سے بچاؤ کہ غارتگر دین و ایمان ہے۔ دل و نگاہ کو پاک رکھو۔ حضرت اقدس کی یہ نصیحت ہے کہ

"ہر ناپاک آنکھ اُس سے دور ہے اور ہر ناپاک دل اُس سے بے خبر ہے"۔ خوب یاد رکھو خدا تعالیٰ ہمیں ان برائیوں سے بچائے۔

ع زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اللہ ہمیں پاک دل اور پاک نفس بنائے کہ یہی پاکیزگی ہمیں خدا تعالیٰ کا مقرب بنا سکتی ہے

بانڈونگ (انڈونیشیا) میں

جلسہ یوم مصلح موعود

(رپورٹ۔ مکرم عبد المالک صاحب مبلغ انڈونیشیا)

۲۱ فروری بروز اتوار مسجد احمدیہ "النامر" بانڈونگ میں جلسہ "یوم مصلح موعود" منعقد کیا گیا جس میں بانڈونگ شہر کے احباب جماعت شامل ہوئے۔ خاص طور پر خدام اور لجنہ کثرت سے شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو عزیز سیف العیون صاحب معلم جماعت احمدیہ نے کی خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس کے منظوم کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے ان اشعار کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ سنایا۔ پھر خاکسار کی زیر صدارت ہی اجلاس کی باقی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں سب سے پہلے مکرم احمد انور راؤین صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت اقدس کی پیشگوئی مصلح موعود کے اصل الفاظ کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں پڑھ کر سنایا اور بتایا کہ یہ پیشگوئی اپنی ذات میں بہت بڑی عظمت اور شان رکھتی ہے اور ترجمہ کے وقت بعض حصوں کی وضاحت بھی کی۔

ان کے بعد مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے پیشگوئی کے مختلف حصوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی کہ مکہ کے دو بڑے آدمیوں میں سے ایک کو ہدایت دے دے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت عمرؓ آپ پر ایمان لے آئے اس کے بعد ان کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ دوم بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح سیدنا حضرت اقدس کی دعا سے حضرت مصلح موعود پیدا ہوئے جن کو پیشگوئی کے الفاظ میں ولادت سے قبل "فضل عمر" کا خطاب دیا گیا۔ چنانچہ آپ بھی حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے بعد خلیفہ ثانی مقرر ہوئے۔ یہ امر سیدنا حضرت اقدس کی صداقت اور پیشگوئی کے سچا ہونے پر ایک زبردست دلیل ہے۔ اس کے بعد مکرم مرزا صاحب نے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ

کہ مسیح شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ چنانچہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا وقوع پذیر ہونا اور پھر میعاد کے اندر اس موعود لڑکے کا پیدا ہونا اور پیشگوئی میں بیان فرمودہ تمام صفات کا اس لڑکے میں بدرجہ اتم پایا جانا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت پر ایک بین دلیل ہے کہ آپ نے تیرہ سو سال پہلے ایک بات کی خبر دی تھی اور وہ اسی طرح پوری ہوگئی اور اس کے پورا ہو جانے سے نہ صرف سیدنا حضرت اقدس کا دعوےٰ سچا ثابت ہوگیا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت بھی روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی۔

اس کے بعد خاکسار نے اس پیشگوئی کے حصہ

"وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا"

کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے اسلام کی حقانیت اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور افضلیت کو ثابت کرنے کے لئے تمام دنیا میں تبلیغی مراکز قائم کئے اور آپ کے ذریعہ سے اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچ گیا۔ اور وہ اقوام جو اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نفرت کرتی تھیں انہوں نے اسلام کی تعلیم کو اپنا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کر دیا اور آپ کی وفات سے قبل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا تھا جو پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے پر ایک محکم اور بین دلیل ہے۔

یہاں انڈونیشیا میں آپ کے خلیفہ بننے سے قبل ایک احمدی بھی نہیں تھا۔ آپ کے دور خلافت میں یہاں مبلغین کو بھیجا گیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا کے کونے کونے میں احمدی بستے ہیں۔ جن میں سے ایک ایک احمدی مصلح موعود کی پیشگوئی کے سچے ہونے کا ایک زبردست نشان ہے

اس کے بعد خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوگئی۔

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

میری اہلیہ رابعہ ستّار

محترم عبد الرحیم یونس صاحب ـــــ ناظم آباد کراچی

میری اہلیہ رابعہ صاحبہ سیٹھ عبد الستار جاوا والے کی تیسری بیٹی تھیں۔ سیٹھ عبد الستار صاحب کچھی میمن تھے انہوں نے ۱۹۳۵ء میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کے دست مبارک پر بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی وجہ سے اُن کی ساری برادری اُن کی مخالف ہوگئی اور ان کو میمن جماعت سے خارج کر دیا۔ اُس وقت وہ کلکتہ میں قیام پذیر تھے۔ محترم سیٹھ صاحب اختلاج قلب کے مریض تھے۔ سات سال اُن کو برادری والے برابر تکلیف دیتے رہے جس کمپنی میں سیٹھ صاحب ملازم تھے انہوں نے سیٹھ صاحب کو پیشکش کی کہ آپ کے علاج کے لئے ہم آپ کو کمپنی کے خرچہ پر سوئٹزرلینڈ بھجوانے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ آپ احمدیت سے توبہ کر لیں۔ لیکن سیٹھ صاحب نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا سیٹھ صاحب کی پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا۔ اُن کو اپنے گھر کا خرچ چلانے میں بھی دشواریاں پیش آئیں لیکن انہوں نے ثابت قدمی سے اپنا وقت بسر کیا۔ کمپنی نے بیماری کے دوران ان کو کسی طرح بھی مدد نہ دی۔ بالآخر سات سال کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔۔۔ مرحوم اپنے عقیدہ پر مستقل مزاج رہے۔ اور اپنی اولاد کو بھی احمدیت سے وابستہ رکھا۔

میری اہلیہ رابعہ صاحبہ کو میرے ساتھ کلکتہ سے مشرقی پاکستان آنا پڑا اور ہم وہاں تقریباً بیس سال قیام پذیر رہے۔ پہلے آٹھ سال نارائن گنج اور پھر بارہ سال چٹاگانگ میں گزارے۔ رابعہ صاحبہ نارائن گنج کی جماعت میں کام کرتی رہیں اور چٹاگانگ میں دو سال جماعت کی سیکرٹری مال اور پھر چھ سال لجنہ اماء اللہ کی صدر کے طور پر جانفشانی سے کام کرتی رہیں۔ اور ہمیشہ خدمت دین کو اپنے لئے ایک نعمت جانتی تھیں۔ اپنی میمن برادری کے لوگوں کو تمام موقعوں پر اور جماعت کے قومی دنوں پر بلایا کرتی تھیں۔

۱۹۷۱ء میں ہمیں ہجرت کر کے کراچی آنا پڑا۔ یہاں بھی سوسائٹی کے حلقہ میں لجنہ اماء اللہ کے کام کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتیں اور جماعت سے تعلق رکھتیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اُن کو گہرا لگاؤ تھا اور مالی جانی ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہتی تھیں اور خدمت بجا لا کر بہت خوش ہوا کرتی تھیں بہت اچھی تقریر کر لیتی تھیں۔ حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی آپ پر بیحد سلامتی ہو) کی نظمیں اور حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کا پاکیزہ کلام ہمیشہ پڑھتی اور سناتی رہتی تھیں۔ قرآن کریم سے اُن کو بیحد پیار تھا اور ہمیشہ تلاوت کرتیں اور معانی پر غور کرتی رہتی تھیں۔ قدرت ثانیہ کے مظاہر سے بھی بے حد عقیدت رکھتی تھیں۔ آپ کا بے حد احترام کرتیں۔ اور ہمیشہ ملاقات کر کے دعاؤں کے لئے عرض کرتیں اور خود بھی جماعت کے لئے اور جماعت کی ان قابل صد احترام پاکیزہ ہستیوں کے لئے دعائیں کرتی تھیں۔ کراچی آنے کے دو سال کے بعد انجائینا کی مریض ہوگئیں۔ کئی مرتبہ ہسپتال میں بھی داخل رہیں اور کافی تکلیف اٹھانی پڑی چھ سال تک اس مرض کی وجہ سے بیمار رہیں اور مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۸۰ء کی دوپہر کو یکایک

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بریڈفورڈ (انگلستان) میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں

مرتبہ و مرسلہ مکرم عبد الحفیظ کھوکھر صاحب مبلغ بریڈفورڈ (انگلستان)

بریڈفورڈ جسے LITTLE PAKISTAN بھی کہتے ہیں، انگلستان کا دل سمجھا جاتا ہے۔ قدرتی حسن میں انگلستان کا کوئی خطہ اس کا مقابلہ نہیں کرتا۔ یہاں کی آبادی کا ایک بڑا حصہ پاکستانیوں پر مشتمل ہے۔

بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ مشن ہاؤس دو سال قبل قائم ہوا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ نے اپنے دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ کے دوران اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ یہ مشن ہاؤس شہر کے بالکل وسط میں نہایت ہی معروف اور معروف شاہراہ پر واقع ہے مشن ہاؤس میں نماز اور رہائش کیلئے عمدہ مناسب اور موزوں انتظام موجود ہے۔

جماعت احمدیہ بریڈفورڈ ۶۰ گھرانوں اور قریباً ۲۵۰ افراد جماعت پر مشتمل ہے۔

خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر چودھویں صدی ہجری کے آخری ایام میں یہاں بحیثیت مبلغ متعین ہوا تھا۔ اب تک اس جماعت نے غلبۂ اسلام کے لئے مختلف طور پر جو کوشش کی ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ ہدیۂ قارئین ہے

جماعتی تربیت

تربیت کے سلسلہ میں سب سے پہلے نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت پانچوں وقت نماز باجماعت کی پابندی کرتے ہیں۔

سنڈے کلاسز

بچوں کو خالص مادی ماحول کے بداثرات سے بچانے کے لئے گاہے بگاہے تربیتی کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں احباب جماعت شہر کے دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں اس لئے اتوار کو بچوں کی دینی تعلیم کے لئے باقاعدہ کلاس کا انتظام کیا جاتا ہے تاہم قرآن کریم پڑھانے کے لئے روزانہ کلاس لگائی جاتی ہے اور اس قسم کی کلاسز بریڈفورڈ کے اردگرد کے دوسرے علاقوں میں بھی جاری ہیں۔

فریضۂ تبلیغ

گذشتہ سال اجتماعی طور پر متعدد مرتبہ "یوم تبلیغ" منائے گئے۔ اس بابرکت پروگرام میں جماعت کے بڑے اور چھوٹے، بڑے ذوق و شوق اور جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیتے رہے اور اس طرح سے بریڈفورڈ شہر اور اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگوں تک پمفلٹ کی صورت میں اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا گیا۔

معززین شہر سے رابطہ

شہر کے معززین سے مسلسل رابطہ رکھا جاتا ہے چنانچہ لارڈ میئر، ممبران پارلیمنٹ اور پولیس افسران سے گاہے بگاہے ملاقات کر کے یا انہیں مشن ہاؤس تشریف لانے کی دعوت دے کر فریضۂ تبلیغ سرانجام دیا جاتا ہے۔

گذشتہ دنوں خاکسار لارڈ میئر اور بعض پولیس افسران کو قرآن مجید کا گرانقدر تحفہ پیش کر چکا ہے۔

قرآن کریم کے نسخوں کی پیشکش

سرکاری افسران و دیگر معززین کے علاوہ پبلک لائبریریوں اور یونیورسٹی لائبریریوں میں قرآن کریم اور دوسرے اسلامی لٹریچر کے سینکڑوں نسخے رکھوائے گئے ہیں بعض اوقات سکولوں کی درخواست پر بھی یہ لٹریچر مہیا کیا جاتا رہا قرآن کریم کی پیش کش کا سلسلہ انفرادی طور پر بھی جاری رہا۔

اس بارہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک مقامی ہوٹل NOVOTEL میں قرآن کریم کے نسخے رکھوائے۔

طلباء کی مشن ہاؤس آمد

خاکسار نے محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر صاحب سے رابطہ کر کے طلباء کو اسلام سے متعارف کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں دوران سال ۴ سکولوں کے تین صد طلبہ مسجد دیکھنے آئے جنہیں اسلام کا تعارف کرایا گیا اور مقامات مقدسہ کی تصاویر دکھائی گئیں اور طلبہ کو سوالات کی دعوت دی گئی اور ان کے دلچسپ سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ نیز طلبہ کی خواہش پر انہیں نماز پڑھ کر دکھائی گئی۔ طلبہ کے گروپس کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۴ سعید فطرت مقامی غیر مسلم دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ چاروں دوست ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے اور اسلام اور احمدیت سے متعلق تحقیق کر رہے تھے۔ ان دوستوں کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

ماہوار "البصیرت" کا احیاء

بریڈفورڈ جماعت کی طرف سے ایک ماہوار نیوز لیٹر "البصیرت" شائع کیا جاتا تھا۔ مگر یہ کچھ عرصہ سے بند تھا۔ اب اس کا احیاء کیا گیا ہے اور باقاعدگی سے وہ شائع ہونے لگا ہے۔ الحمد للہ۔

جماعتی تقاریب

دوران سال مختلف جماعتی تقاریب مثلاً عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم حضرت اقدس، یوم مصلح موعود، یوم خلافت وغیرہ کا انعقاد کیا جاتا رہا اور احباب خصوصاً بچوں کو ان مواقع کی اہمیت بتائی جاتی رہی۔

عید ملن پارٹی

جماعت کی طرف سے عید کے موقعہ پر عید ملن پارٹی کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا۔ جس میں غیر مسلم احباب بالخصوص سرکاری افسران اور معززین شہر کو بھی مدعو کیا جاتا رہا۔ چنانچہ تقریب ان احباب کو جماعت سے متعارف کرانے کا ایک مؤثر ذریعہ بنی رہی۔ الحمد للہ۔

ذیلی تنظیمیں

بریڈفورڈ میں مشن ہاؤس کے قیام کے بعد جماعت کی ذیلی تنظیموں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ، مجلس اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم نو کی گئی۔ جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پروگراموں میں دلچسپی اور تیز ہو گئی ہے الحمد للہ۔

آخر میں قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں بے انتہا برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے ان کے غیر معمولی نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

بقیہ :- میری اہلیہ

دل کا دورہ پڑنے سے اپنے خالق حقیقی کو جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

خاکسار اُن کی وفات کے وقت پاکستان میں موجود نہیں تھا اور جنازہ میں بھی شامل نہ ہو سکا جس کی وجہ سے یہ صدمہ بہت زیادہ شدت کے ساتھ محسوس ہوا۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھیں میری رفاقت میں انہوں نے ۳۵ سال گذارے اور میں نے اُن کو ہمیشہ صابرہ و شاکرہ پایا۔ نماز روزہ کی پابند تھیں اور بفضلہ تعالیٰ تہجد گزار تھیں بیماری کی وجہ سے وہ جب رمضان شریف کے روزے نہیں رکھ سکتی تھیں تو ان کو بے حد قلق ہوتا تھا اور فدیہ ادا کیا کرتی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور دو لڑکے سوگوار چھوڑے ہیں جو مرحومہ کی طرح بفضلہ تعالیٰ دین حق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم ہیں۔ لڑکیوں کی شادی خود کی لیکن لڑکوں کی شادی کی خوشی نہ دیکھ سکیں اور اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اُن کو اپنے لڑکوں کی شادی کی بہت تمنا تھی اور بہت دعائیں کرتی تھیں چنانچہ بڑے لڑکے کی شادی بفضلہ تعالیٰ درویش گھرانہ میں ہوئی ہے الحمد للہ۔

مرحومہ موصیہ تھی۔ اُن کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اُن کی اولاد کو دین حق کا سچا خادم بنائے رکھے اور میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آخری دم تک مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ اللھم آمین

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی عرصہ سے جوڑوں میں درد اور دل کی گھبراہٹ کے عارضہ سے بیمار ہے۔ متواتر علاج کے باوجود ابھی تک کوئی افاقہ نہیں کمزوری زیادہ ہوتی جاتی ہے احباب کرام از راہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار کی طبیعت بھی دل کے عارضہ اور گیس کی وجہ سے خراب رہتی ہے صحت کاملہ کے لیے دعا فرمائیں۔ شکریہ۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت (حدیث نبوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کی مالی قربانی کے بابرکت نتائج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری راہ میں جو خرچ کرتے ہیں ان کا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں الٰہی سلسلہ میں اتحاد اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے اور وہ ان کوششوں کے نتیجہ میں بنیانِ مرصوص بن جاتے ہیں اور ایک حصہ خرچ کا ایسا ہوتا ہے کہ نوعِ انسانی میں اختلافات دور کرنے کے لئے اور اتحاد کے قیام کے لئے ہوتا ہے آخر کار یہ حرکت بھی پہلے حصہ کی طرف ہی ہوتی ہے اور جب انسان امتِ واحدہ بن جائے گا اور اسلام تمام امم پر غالب آکر نوعِ انسان کی ایک امتِ مسلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔"

کیا آپ نے ان بابرکت نتائج کے ثواب میں حصہ دار بننے کے لئے تحریکِ جدید کا وعدہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق اپنے امام عالی مقام کی خدمت میں پیش کر دیا ہے"

(وکیل المال تحریکِ جدید ـــ ربوہ)

قرآنِ کریم سے فائدہ اُٹھانے کا طریق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآنِ کریم خدا کا کلام ہے اور اس کا ہدایت نامہ ہے اور سب برکتیں اس میں جمع ہیں اسے مزید برکت کسی نے کیا دینی ہے۔ اصل برکت یہی ہے کہ انسان غور سے پڑھے عمل کی نیت سے پڑھے اور اپنے ذاتی خیالات سے آزاد ہو کر پڑھے اور بار بار پڑھے تاکہ اس کے علوم دل میں جذب ہو جائیں اور مستقل طور پر افکار پر حاوی ہو جائیں تب اور صرف تب انسان اس سے حقیقی فائدہ اٹھا سکتا ہے پس اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور اس سے کم پر صبر نہیں کرنا چاہیئے۔"

اراکینِ انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس ہدایت کو پیشِ نظر رکھیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

نمازوں کو التزام سے پڑھو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۰۴)

(نیابت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵ تا ۷ نومبر ۱۹۸۲ء منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی / حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ / ناظمین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم امراء صاحبان و صدران جماعت و مربیان کرام سے بھرپور تعاون کے ساتھ جہاں مجالس کی نمائندگی سو فیصد بنائیں وہاں ہر جماعت اور مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس بابرکت اجتماع سے استفادہ کے لیے مرکز میں لائیں۔ پاکستان کی کوئی مجلس ایسی نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کیلئے یاد رکھنے کی باتیں

- ہر جگہ جہاں تین یا تین سے زیادہ احمدی بچے موجود ہوں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی چاہیئے۔
- ہر مجلس میں ناظم اطفال اور مربی اطفال ضرور مقرر ہونے چاہئیں۔
- ہر ماہ میں کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ ہونے ضروری ہیں۔
- ہر مجلس کو چاہیئے کہ اپنی ماہوار رپورٹ مقررہ رپورٹ فارم پر مکمل اندراجات کے ساتھ مرکز میں دس تاریخ سے پہلے بھجوائے۔
- مرکز کی طرف سے آمدہ خطوط پر بروقت عمل اور ان کا جواب مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیت کی کامیابی کا تقاضا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں۔ وہ اسی وقت کامیاب ہوتے ہیں جب کہ کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں۔ جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو۔ اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں، کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ سب ہی رائیگاں گئیں۔" (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

پس اطفال کی تربیت کے بغیر کامیابی ناممکن ہے تمام والدین اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان کے بچے اپنی دینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے قابل بن رہے ہیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شیخوپورہ میں نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی آمد

۷ اگست ۱۹۸۲ء کو شام چار بجے کے قریب محترم مولانا سید نا احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) شیخوپورہ تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق مکرم حکیم ظفر الدین صاحب نائب امیر ضلع شیخوپورہ کے مکان پر ایک مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں چند غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترم مولانا نے نہایت احسن پیرایہ میں احمدیت کی صداقت، قرآن کریم، احادیث اور ائمہ سلف کے اقوال کی روشنی میں بیان فرمائی اور آمدہ سوالات کے جوابات کافی، شافی انداز میں دیئے۔ محترم حکیم صاحب نے چائے وغیرہ سے مہمانوں کی تواضع کی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

بعد نماز عشاء مسجد میں ایک مختصر سا جلسہ "قدرت ثانیہ" کے موضوع پر محترم چوہدری بشیر احمد صاحب قائمقام امیر ضلع شیخوپورہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حافظ غلام محمد صاحب نے فرمائی اور نظم "دل کی دنیا" سے مکرم غلام سرور صاحب طاہر نے اپنے مخصوص اور وجد طاری کر دینے والے لحن میں سامعین کو سنائی۔

نظم کے بعد محترم قائمقام امیر صاحب ضلع نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے آیتِ استخلاف کی تلاوت کے بعد نہایت ہی فاضلانہ، مدللانہ انداز میں تقریر کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت، ضرورت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر قرآن کریم احادیث اور حضرت اقدس کی کتب کے حوالوں سے خوب مزین تھی۔ آپ نے بتایا کہ خلافت انعام ربانی ہے جو مومنوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ انعام آج جماعت احمدیہ کو عطا ہوا ہے اور سلسلہ کی صداقت کی منہ بولتی عیاں دلیل ہے اور یہ سلسلہ اب قیامت تک جاری رہے گا کوئی نہیں جو اس کو منقطع کر سکے۔ آپ کا خطاب قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا اور سامعین پر ایک گہرا اثر چھوڑ گیا۔ آخر میں مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

(عبد الحمید خاں۔ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

دعائے مغفرت

ہماری سب سے بڑی بھاوجہ صاحبہ نیز سب سے بڑی خالہ زاد ہمشیرہ صاحبہ ام عبد اللہ عزیز بابی صاحبہ (موصیہ ۱۵۹۳) اہلیہ برادرم معظم چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار (مرحوم و مغفور) دارالرحمت شرقی ربوہ، بعارضہ قلب دو دن بیمار رہ کر بتاریخ ۲۵ رمضان ۱۴۰۲ھ (مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۸۲ء) بروز ہفتہ، ۹۳ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ غفر اللہ لہا۔ وانا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۶ رمضان بعد نماز عصر مسجد مبارک میں آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ ہمشیرہ صاحبہ نے حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح اول، ثانی، ثالث اور رابع کا زمانہ دیکھا ؎ این سعادت بزورِ بازو نیست۔

سب احباب سے بھی مرحومہ کے درجات کی بلندی و مغفرت اور پسماندگان و متعلقین کیلئے صبر و استقامت کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

(چوہدری محمد صدیق، ایم اے۔ انچارج خلافت لائبریری ـــ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے، جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کے لیے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔" (الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

جملہ احباب جماعت وقت کی قربانی اپنے امام کے حضور "وقف عارضی" کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

ٹینڈر نوٹس

پرسینٹیج ایٹم ریٹ ٹینڈر مندرجہ ذیل کاموں کے لیے محکمہ شاہرات کے اُن منظور شدہ ٹھیکیداروں جنہوں نے برائے سال ۱۹۸۳ء-۱۹۸۲ء اپنے نام انلسٹمنٹ/تجدید کروائے ہیں مطلوب ہیں مورخہ ۲۲-۸-۸۲ بوقت ۱۲.۰۰ بجے دوپہر وقتِ مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱:- ٹینڈر بذریعہ ڈاک یا ٹیلی فون قابلِ قبول نہ ہوگا۔

۲:- ٹینڈر بغیر زرِ ضمانت ناقابلِ قبول ہوگا۔ زرِ ضمانت چالان خزانہ یا کسی ڈیپازٹ کال کے ہمراہ قابلِ قبول ہوگا۔

۳:- ٹینڈر اُن ٹھیکیداروں کو دیئے جائیں گے۔ جو تمام کاغذات اندراج ٹھیکیداری برائے سال ۸۳-۱۹۸۲ء پیش کریں گے۔ بصورتِ دیگر ٹینڈر جاری کیا جائے گا۔

۴:- کام کی شرائط و تفصیلات یعنی شرح، نقشہ جات، ڈرائینگ وغیرہ کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۵:- زیرِ دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا سارے ٹینڈر منسوخ کر دے۔

۶:- مشروط ٹینڈر قابلِ قبول نہ ہوگا۔

۷:- دیگر دستاویزات ٹینڈر دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابلِ واپسی) ۲۱-۸-۸۲ تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈر وصول کرنے کی تاریخ کو کوئی ٹینڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

۸:- کمپنی یا فرم کی صورت میں مختار نامہ ٹینڈر کے ہمراہ لگانا ضروری ہوگا۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرِ ضمانت	معیاد کام
۱:-	توسیع و کشادگی جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ میل ۴.۵۰ تا ۹	-/۲۳,۵۰,۰۰۰	-/۴۷,۰۰۰ سنتالیس ہزار	۱۰ ماہ
۲:-	توسیع و کشادگی جھنگ سرگودھا روڈ میل ۳۱ تا ۳۷.۲۵	-/۵۲,۰۰,۰۰۰	-/۱۰۴,۰۰۰ ایک لاکھ چار ہزار	۱۲ ماہ
۳:-	توسیع و کشادگی خوشاب مظفر گڑھ روڈ میل ۱۱۱ تا ۱۱۷	-/۵۶,۰۰,۰۰۰	-/۱,۱۲,۰۰۰ ایک لاکھ بارہ ہزار	۱۲ "
۴:-	تعمیر امین پور روڈ تا دادو والا (آغاز از دادو والا میل ۵ تا ۵.۵	-/۲۵,۰۰,۰۰۰	-/۵۰,۰۰۰ پچاس ہزار	۱۰ "
۵:-	۴ عدد حفاظتی ریمپ تعمیر کرنا جھنگ میں۔	-/۴,۰۰,۰۰۰	-/۸,۰۰۰ آٹھ ہزار	۳ "

ظفر حنیف
ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے۔ ڈویژن جھنگ
G.P.L 5585

درخواست ہائے دُعا

● مکرم کوثر باجوہ صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ نیورن برگ مغربی جرمنی کچھ عرصہ سے جرمنی میں بیمار چلے آ رہے ہیں آجکل نیورن برگ کے بڑے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں عنقریب ان کی پسلیوں کا ایک بڑا اپریشن ہونے والا ہے احباب دعا فرمائیں کہ شافی خدا اپنے خاص فضل سے ان کے نازک اپریشن کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے اور اپریشن کی کامیابی کے بعد جلد صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے ان کے گھر کا ایڈریس یہ ہے۔ (KAUSER BEJWA NEUMEYER STR 52 8500 NURNBERG W. GERMANY TEL, 0911-529681/0911-336837)

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ نیورن برگ مغربی جرمنی)

● مکرم محمد لائق صاحب ابن مکرم چوہدری شمس دین صاحب آف چک ۴۱ جگدیو کا اپنڈکس کا اپریشن سول ہسپتال سمندری میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد اکرم عمر شاہد مربی سلسلہ عالیہ سمندری ضلع فیصل آباد)

● میری ہمشیرہ کی شادی ۱۹۷۴ء میں ہوئی تھی۔ وہ ابھی تک اولاد سے محروم ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے خاص فضل سے نرینہ اولاد سے نوازے۔ آمین

(خاکسار خواجہ بشارت احمد فروٹ مرچنٹ ابن خواجہ عبد اللہ جاں مرحوم رحمت بازار)

● ہمشیرہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری عبد الغنی صاحب رشدی مرحوم سابق نائب امیر جماعت راولپنڈی کافی عرصہ سے گھٹنوں اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے دعا فرمائیں اللہ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

کیپٹن وحید احمد صاحب رشدی حال بہاول نگر ایک مقدمہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

(محمد رمضان لدھیانوی ربوہ)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

ناظر بیت المال آمد

شکور پارک ربوہ

ہاؤسنگ سکیم

ہر قسم کے نقص سے پاک

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک :- جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک :- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دار الرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کے ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔

شکور پارک :- مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانے کی گارنٹی۔

رابطہ کے لئے

پاکر و پیکر ایجنٹ:- حاجی عبد السمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دار الرحمت شرقی ب ربوہ دکان ۶۱۴ فون گھر ۴۱۶

- صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
- مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
- علی اسٹیٹس لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۶۶۴

طلباء و طالبات گھروں کو جا کر تعلیم القرآن کلاس کے بارے میں تاثرات بھجوائیں

دس بہترین خطوط پر نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) انعام دیگی — شفیع اشرف صاحب کی رپورٹ

سترھویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے اختتامی اجلاس میں ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد۔ (تعلیم القرآن) محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف نے جو رپورٹ صدر محفل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں پیش کی اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

الحمد للہ کہ فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس جو اپنے آغاز کے لحاظ سے سترھویں اور خلافتِ رابعہ کی پہلی کلاس ہے آج بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے اور اسی غرض سے آج تقسیم انعامات اور الوداع کی تقریب منعقد کی گئی ہے ہمارے لیے بیحد مسرت کی بات ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے آج اس تقریب میں تشریف فرما ہیں۔ احباب کے لیے یہ بات یقیناً خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ گزشتہ کلاس جو ۱۹۸۰ء میں ہوئی تھی۔ اس میں حاضری ۱۸۹۷ تھی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے توقع فرمائی تھی کہ اگلی کلاس میں یہ تعداد دو ہزار تک پہنچ جائے۔

چنانچہ الحمد للہ کہ اس دفعہ اس کلاس کی حاضری ۲۰۹۵ تک پہنچ گئی ان میں طلبہ کی تعداد ۱۲۱ اور طالبات کی تعداد ۱۲۷۴ ہے۔ اس پہلو سے یہ بات یقیناً خوشکن ہے کہ ہر سال طالبات کی تعداد طلبہ کی نسبت بڑھ رہی ہے اور جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ جولائی کو اس کلاس کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا کہ یہ امر لجنہ کی بیداری کا ثبوت ہے حضور کے اس ارشاد کے بعد خدا کے فضل سے طلباء کو بھی اس کا احساس ہوا اور ان کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہونے لگا۔ چنانچہ پہلے دن طلبہ کی تعداد ۴۵۱ تھی اور اس کے بعد آہستہ آہستہ ۸۲۱ تک پہنچ گئی۔

اس کلاس کے انتظامات کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری سے ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ جس میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد، ناظر صاحب تعلیم، ناظر صاحب ضیافت، نمائندہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور خاکسار شامل تھے۔ مشاورتی کمیٹی نے اپنے متعدد اجلاس کر کے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح نے عطا فرمائی۔ جس کے بعد جملہ شعبہ جات نے اپنا اپنا کام سنبھال لیا۔ نصاب میں جو کتب رکھی گئی تھیں اس کا ایک بڑا حصہ نظارت ہذا کی طرف سے خود شائع کیا گیا۔ جو طلبہ و طالبات کو مفت فراہم کیا گیا اور کچھ کتابیں بازار سے خرید لی گئیں۔ جو طلبہ نے نظارت ہذا سے قیمتاً حاصل کیں۔ طلبہ اور طالبات کی پڑھائی کے لئے مختلف مقامات تدریس تجویز کئے گئے تھے۔

مسجد مبارک میں معیارِ اوّل و دوم کے طلبہ و طالبات اور ایوانِ محمود میں معیار سوم کے طلبہ اور طالبات کی پڑھائی ہوتی رہی جس کے لئے جملہ منتظمین اور مدرسین باقاعدگی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی دیتے رہے۔

نصاب میں قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ، کتب حضرت اقدس... تاریخِ احمدیت اور عربی اسباق پڑھائے گئے اس کے علاوہ روزانہ تقاریر کی مشق کا بھی پیریڈ تھا۔

پچھلے پہر طالبات کی اپنی تربیتی مجالس ہوتی رہیں اور طلبہ کے لئے مسجد حسن اقبال میں روزانہ مذاکرہ علمیہ کا انتظام تھا جس میں سلسلہ کے علماء نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اور سوالات کے جوابات دیئے۔

طلباء کی رہائش کا انتظام ناصر ہوسٹل میں تھا اور طالبات مہمان خانہ مستورات میں قیام پذیر تھیں۔ کھانے کا انتظام دار الضیافت میں ہوتا تھا۔ طالبات کے لئے کھانا اُن کی رہائش گاہ میں پہنچایا جاتا تھا اور طلباء ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا لنگر خانہ حضرت اقدس... میں آ کر کھاتے تھے۔

روزانہ قریباً ۶ بجے شام سے ۷ بجے تک طلباء کے لئے کھیل اور ورزش کا انتظام تھا جس میں طلبہ کی ایک خاصی تعداد شوق سے شامل ہوتی رہی۔ طلبہ کی عام صحت اور علالت کی صورت میں علاج کے لئے طبی امداد کا شعبہ کام کرتا رہا۔ اسکے علاوہ عام نگرانی اور راہنمائی کے لئے نیز نمازِ تہجد اور دوسری نمازوں میں حاضری کے لئے شعبہ تربیت نظم و ضبط اور عمومی و حفاظت مصروف رہے۔

طلبہ اور طالبات کی قیام گاہوں اور مقامِ تدریس اور دار الضیافت میں میٹھے پانی اور برف کی سپلائی روزانہ ہوتی رہی۔ ہر تاریخ کو طلبہ اور طالبات کا امتحان ہوا جس کے لئے مطبوعہ پرچہ جات ان کو کامیاب ہونے والے طلباء کو نظارت کی طرف سے سندات جاری کی جائیں گی اور اس کے لئے تجویز یہ کیا گیا ہے کہ ۱۵، ۱۰ دن کے اندر اندر جن جن جماعتوں سے طلبہ اور طالبات آئے ہیں وہاں کے امراء اور صدر صاحبان کو سندات بھجوا دی جائیں گی اور ان سے گزارش کی جائے گی کہ مقامی جماعتیں اور لجنات اپنے اپنے ہاں مختصر اور سادہ اجتماع کر کے یہ سندات کامیاب ہونے والے طلبہ میں تقسیم کریں اسی طرح ان کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور باقی طلبہ کے لئے حصولِ علمِ دین کے لئے ایک جذبہ ابھرے گا۔ اسی طرح طالبات کے لئے لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے اجلاسوں میں یہ انتظام کرے گی۔ کل طلبہ اور طالبات کے تقریری مقابلہ جات ہوئے اور طلبہ و طالبات کے سوالات کے جوابات کی غرض سے مجلس سوال و جواب ایوانِ محمود اور مسجد مبارک میں منعقد ہوئی خاکسار اور خاکسار کے ساتھی اس بات پر اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے ہیں کہ کئی قسم کی مشکلات کے باوجود مجموعی طور پر یہ کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب سمجھی گئی اور انشاء اللہ افتتاح کے موقعہ پر جو ہدایات ہمیں حضور نے دی تھیں انکی تعمیل کرتے ہوئے آئندہ ہم اور زیادہ بہتری کی توقع رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ تمام طلبہ اور طالبات اپنے گھروں میں واپس جا کر نظارت ہذا کو اپنے اپنے تاثرات اور آئندہ کے لئے تجاویز بھجوائیں اس طرح کے تمام خطوط میں سے دس ایسے خطوط منتخب کئے جائیں گے جو سب سے زیادہ مؤثر اور جامع سمجھے جائیں گے۔ نظارت ہذا ایسے خطوط لکھنے والے طلبہ اور طالبات کو خاص انعامات دے گی اور اس کا اعلان بھی الفضل میں کر دیا جائے گا۔

آخر میں میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس وقت یہاں ہماری درخواست پر تشریف لائے۔ اس کے علاوہ میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد محترم ناظر صاحب تعلیم، محترم ناظر صاحب ضیافت محترم ناظر صاحب امورِ عامہ، محترم ایڈمنسٹریٹر صاحب جامعہ احمدیہ، محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور دیگر تمام ایسے حضرات کا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ہم سے تعاون کیا۔ پھر جملہ منتظمین، مدرسین، معاونین، اور کارکنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس کلاس کو کامیاب بنایا میں خاص طور پر حضرت سیدہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور ان کی منتظمات اور ان کی معاونات کا بھی شکر گزار ہوں کہ طالبات کے تمام تر انتظامات ان کی نگرانی میں بخیر و خوبی ہوئے اور ہر طرح اطمینان رہا۔

میں ان تمام طلبہ و طالبات کے لئے بھی جو اس گرمی کے موسم اور مشکل حالات میں علمِ دین کے لئے مرکز میں تشریف لائے محترم میاں صاحب اور جملہ حاضرین سے دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کے علم اور عمل میں برکت دے اور جس مقصد کے لئے یہ تشریف لائے تھے اللہ تعالیٰ اس کے حصول میں انہیں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

ضرورت چوکیدار

ناصر آباد کالونی نزد دار الرحمت وسطی ربوہ میں ایک مستعد، محنتی اور صحت مند چوکیدار کی فوری ضرورت ہے خواہشمند دوست پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست ایک ہفتہ کے اندر اندر صدر ناصر آباد کالونی کو ارسال فرما دیں یا بالمشافہ ملیں۔

(صدر ناصر آباد کالونی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔
مینجر

زرعی اراضی قابل ٹھیکہ

موضع احمد نگر و جگو کے تحصیل چنیوٹ (ملحق ربوہ) میں بارہ ۱۲ مربع زرعی زرخیز اراضی برائے فوری ٹھیکہ دینی مطلوب ہے جو کہ ساری آباد ہے۔ اراضی پکی سڑک کے ساتھ ہے۔ پانی کا بہت اچھا انتظام ہے۔ چھ عدد ٹیوب ویل بجلی نصب ہیں اور چالو حالت میں ہیں۔

مندرجہ ذیل ایڈریس پر بالمشافہ بات چیت کے لیے تشریف لاویں۔

نسیم احمد باجوہ ۲۴/۴ دار الصدر غربی ربوہ